REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۶ — شمارہ 43

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian PIN. 143516.

۱۳ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ — ۲۷ اخاء ۱۳۵۶ہش — ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۶ اکتوبر ۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۴ اخاء (اکتوبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ سلمہا سفرِ پاکستان پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔ قائم مقام ناظر اعلیٰ و قائم مقام امیر مقامی کے بارہ میں خبر گزشتہ اشاعت میں دی جاچکی ہے۔ قائم مقام وکیل اعلیٰ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مقرر ہوئے ہیں۔

معجزانہ تائیدات کا ظہور اور اسلام کی امتیازی شان!

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر دم نشانِ تازہ کا محتاج ہے بشر! — قصوں کے معجزات کا ہوتا ہے کب اثر
کچھ کم نہیں یہودیوں میں یہ کہانیاں — پر دیکھو کیسے ہو گئے شیطاں سے ہم عناں
جس دیں کا صرف قصوں پہ سارا مدار ہے — وہ دیں نہیں ہے ایک فسانہ گزار ہے
ہے دیں وہی کہ صرف وہ اک قصہ گو نہیں — زندہ نشانوں سے دکھاتا ہے رہ یقیں!
ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں — خود اپنی قدرتوں سے دکھادے کہ ہے کہاں؟
لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں — جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں
مُردہ پرست ہیں وہ جو قصہ پرست ہیں — پس اس لئے وہ موردِ ذلّت و شکست ہیں!
اے سونے والو جاگو کہ وقتِ بہار ہے — اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا! — لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جدا
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی نشاں سے ہے — سچ ہے کہ سب ثبوتِ خدائی نشاں سے ہے

جن کو نشانِ حضرتِ باری ہوا نصیب — وہ جنابِ پاک سے ہر دم ہوئے قریب
کھینچے گئے کچھ ایسے کہ دنیا سے سو گئے — کچھ ایسا نور دیکھا کہ اس کے ہی ہو گئے!
اُن سے خدا کے کام سبھی معجزانہ ہیں!! — یہ اس لئے کہ عاشقِ یارِ یگانہ ہیں
ان کو خدا نے غیروں سے بخشی ہے امتیاز — ان کے لئے نشاں کو دکھاتا ہے کارساز
جب دشمنوں کے ہاتھ سے وہ تنگ آتے ہیں — جب بد شعار لوگ انہیں کچھ ستاتے ہیں
جب اُن کو مارنے کے لئے چال چلتے ہیں — جب اُن سے جنگ کرنے کو باہر نکلتے ہیں
تب وہ خدائے پاک نشاں کو دکھاتا ہے — غیروں پہ اپنا رُعب نشاں سے جگاتا ہے
کہتا ہے یہ تو بندۂ عالی جناب ہے — مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے
اس ذاتِ پاک سے جو کوئی دل لگاتا ہے — آخر وہ اُس کے رحم کو ایسا ہی پاتا ہے
بن دیکھے کس طرح کسی مہ رُخ پہ آئے دل — کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل؟
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی — حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی
جب تک خدائے زندہ کی تم کو خبر نہیں — بے قید اور دلیر ہو کچھ دل میں ڈر نہیں
ہر چیز میں خدا کی ضیا کا ظہور ہے — پر پھر بھی غافلوں سے وہ دلدار دُور ہے
جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا — اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما!

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء

ربوہ ۷ اخاء (اکتوبر) آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے گذشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں دینِ اسلام کی خصوصیات کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے بارہ میں قدرے تفصیل سے بتایا کہ اسلام نے کتنی اعلیٰ اور ہر لحاظ سے کامل تعلیم پیش کی ہے۔ حضور نے فرمایا قرآنی اصطلاح میں خدا کا نام اللہ ہے جو کہ اسمِ ذات ہے۔ اس نام سے ہمارے ذہن میں وہ تمام صفات آجاتی ہیں جو کہ قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کی بیان کی ہیں۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کی چند بنیادی اور اہم صفات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ اس کی ذات میں اور نہ ہی اس کی صفات میں۔ چنانچہ سورہ اخلاص میں ان چار قسم کی شراکت کی نفی کی گئی ہے (۱) عدد کے لحاظ سے وہ ایک ہے۔ (۲) اس کے مرتبہ وجوب میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور کوئی اس کے ہم مرتبہ یا ہم پلہ نہیں ہے۔ ہر شئے اس کی محتاج ہے جبکہ اسے کوئی احتیاج نہیں ہے۔ (۳) رشتہ داری اور حسب نسب کے لحاظ سے بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ (۴) کام کے لحاظ سے بھی وہ واحد لاشریک ہے۔ اس کے کسی فعل میں کوئی اس کے ساتھ شریک نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ وہ ذات ہے جو تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے اور تمام فیوض کا مبدا ہے۔ وہ تمام نقائص سے پاک ہے۔ اور اس کی ذات و صفات میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن: ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷ اخاء ۱۳۵۶ ہش

فی زمانہ دعوتِ اسلامی کیلئے معجزاتی تائید کا واقعی ظہور

گزشتہ اشاعت میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کے دورِ تنزّل میں حسب وعدۂ الٰہی امام مہدی و مسیح موعود کا ظہور و نزول بجائے خود اسلام کے زندہ اور خدا نما دین ہونے کا ایسا معجزہ ہے جس کے سامنے کسی بھی منکرِ اسلام کو دم مارنے کی گنجائش نہیں۔ ہم احمدی مسلمان اس یقین اور ایمان پر قائم ہیں کہ آخری زمانہ میں جس امام مہدی اور مسیح موعود کے آنے کی قرآن و حدیث میں بشارتیں دی گئی ہیں اُن سب بشارتوں کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہی ہیں۔ آپؑ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا کام نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ شروع ہوا۔ اور اسلام کے یوم تاسیس سے اسلامی دعوت کے لئے جس معجزاتی تائید کا وعدہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا وہ اس زمانہ میں بھی بڑی صفائی سے پُورا ہو رہا ہے۔ چنانچہ احمدیہ جماعت کی نوّے سالہ تاریخ اس پر شاہد ناطق ہے۔ اور قبل اس کے کہ اس زمانہ کے اُس عظیم الشان ایمان افروز معجزات کا ذکر تفصیلی طور پر کیا جائے اس بات کا واضح کر دینا ضروری ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اپنی تصریح کے مطابق جس قسم کے معجزات اور نشانات آپ کی تائید میں ظاہر ہوئے درحقیقت وہ فرع ہیں اُن عظیم معجزات نبویؐ کی جو اسلامی دعوت کی تائید کے لئے تاقیامت دیئے جانے کا خدائی وعدہ ہے۔ اسی فیضانِ نبویؐ کا اقرار و اظہار کرتے ہوئے آپؑ نے صاف لفظوں میں فرمایا ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ‏ ‏ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہُوا ہوں ‏ ‏ وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سُورج! ‏ ‏ پر دیکھتے نہیں ہیں، دشمن، بَلا یہی ہے
کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ ‏ ‏ اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے
سو سو نشاں دکھا کر لاتا ہے وہ بُلا کر ‏ ‏ مجھ کو جو اُس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

جب ہم جماعتِ احمدیہ کی گزشتہ نوّے سالہ تاریخ پر نظر کرتے ہیں تو ایسے تائیدی معجزات کی اس قدر تعداد سامنے آتی ہے کہ ان سب کا بیان ایک دفتر کا متقاضی ہے۔ چہ جائیکہ ان کالموں میں ان سب کے مختصر ذکر کی گنجائش نکل سکے۔ اس لئے ذیل میں ہم بطور نمونہ مُشتے از خروارے چند معجزات کا ذکر مع مختصر سی تفصیل کے بیان کرتے ہیں۔

سو واضح ہو کہ امام مہدی کے ذریعہ دعوتِ اسلامی کے حق میں ظاہر ہونے والی معجزاتی تائید پہلے نمبر پر تو وہی ہے جس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے قرآنِ کریم کہتا ہے:۔

اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُہَا مِنْ اَطْرَافِہَا اَفَہُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ (الانبیاء آیت: ۴۵)

کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم اُن کی سرزمین کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور کناروں کی طرف سے اس کو چھوٹا کرتے جا رہے ہیں۔ تو کیا اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ غالب آئینگے؟ اس آیتِ قرآنی میں مذکور رُوحانی جماعت کی معجزانہ تدریجی ترقی کو واضح رنگ کے معیارِ صداقت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ احمدیت کی روز افزوں مقبولیت اور جماعت کی محیّر العقول عالمگیر وسعت اور تدریجی ترقی پر غور کریں۔ اس طور کی مقبولیت اور روز افزوں وسعت حسب وعدۂ الٰہی معجزاتی تائید نہیں تو اور کیا ہے؟ آج سے نوّے برس پہلے قادیان کے کوردہ سے اکیلے امام مہدی کی آواز بلند ہوئی۔ اس کی گونج پہلے صرف قادیان کی فضا میں سُنی گئی۔ پھر پنجاب میں۔ اس کے بعد پنجاب سے نکل کر ہندوستان کے مختلف علاقوں میں۔ پھر برِّ صغیر سے باہر نکلی۔ دوسرے برِّ اعظموں اور جزائر میں پہنچی۔ اس آواز میں ایسی معجزانہ کشش اور جاذبیت تھی کہ کسی وقت حضرت امام مہدی کی آواز پر لبیک کہنے والے انگلیوں پر گنے جانے والے کچھ افراد تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس تعداد کو اور بڑھایا، یہ سینکڑوں میں گِنے جانے لگے۔ پھر اَور بڑھی تو ہزاروں میں شمار ہونے لگی۔ پھر خُدا نے اَور برکت دی تو لاکھوں میں، حتیٰ کہ اب کروڑ سے بھی یہ تعداد بفضلہ تعالیٰ بڑھ چکی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ دِن دُور نہیں جبکہ اس سلسلہ کو دُنیا بھر میں غالب اکثریت حاصل ہوگی۔ دُنیا میں یہ سارا رُوحانی انقلاب خدا تعالیٰ کی معجزاتی تائید ہی سے آئے گا۔ اور یہ تائید ہی بہت سی سعید رُوحوں کی ہدایت کا باعث بنتی چلی جائے گی۔

(۲) دوسرے نمبر پر امام مہدی اور آپ کی برگزیدہ جماعت کو حاصل ہونے والی معجزاتی تائید وہ ہے جو زبردست مخالفتوں کے طوفانوں میں سے گزرتے ہوئے ہر قسم کے معاندانہ منصوبوں سے اس جماعت کے محفوظ و مصئون رہتے ہوئے اپنے مشن کو کامیابی و کامرانی سے جاری رکھنے کی ہے۔ اس طرح کی معجزاتی تائید کے بارہ میں قرآن کریم کے اندر خدائی وعدہ کا ذکر ہے۔ ان سب آیات کا نقل کیا جانا تو موجبِ طوالت ہے۔ البتہ سورت فتح کی آخری آیتِ کریمہ کے حسبِ ذیل حصّہ پر ہی غور کیا جانا کافی ہوگا جہاں اللہ تعالیٰ نے خصوصیت سے امام مہدی کی جماعت (یا بلفظِ دیگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کے وقت) کی حالت کا انجیل کے حوالہ سے تمثیلی انداز میں حسبِ ذیل الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے:۔

وَ مَثَلُہُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ۔ (آیت ۳۰) اور انجیل میں ان کی حالت یوں بیان ہوئی ہے کہ وہ ایک کھیتی کی طرح ہوں گے جس نے پہلے تو اپنی روئیدگی نکالی۔ پھر اس کو آسمانی اور زمینی غذا کے ذریعہ مضبوط کیا اور وہ روئیدگی اور مضبوط ہو گئی۔ پھر اپنی جڑ پر مضبوطی سے قائم ہو گئی۔ یہاں تک کہ زمیندار کو پسند آنے لگ گئی۔ اس کا (ایک) نتیجہ یہ (بھی) نکلے گا کہ منکرین ان کو دیکھ دیکھ کر جلیں گے۔

اس آیتِ کریمہ میں امام مہدی کی جماعت کو معجزانہ طور پر تدریجی ترقی اور وسعت حاصل ہونے کا واضح اشارہ کیا گیا ہے۔ اور ساتھ آخری الفاظ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جماعت کی اس نوع کی ترقی دیکھ کر منکرین غیظ و غضب کا اظہار کریں گے۔ لیکن خدا کی معجزانہ تائید ہمیشہ ہی اِس جماعت کے شاملِ حال رہے گی۔ اس لئے منکرین کی حاسدانہ و معاندانہ کارروائیاں بھی اس جماعت کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب سے دُنیا بنی اور اس میں انبیاء اور مرسلین کا سلسلہ جاری ہوا، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی رُوحانی جماعت کو منکرین اور مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔ اور پھر اسی مخالفت ہی کے طوفانوں میں رُوحانی جماعتوں کو معجزانہ ترقی حاصل نہ ہو گئی ہو۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کی نوّے سالہ تاریخ اس جہت سے بھی خدا تعالےٰ کی معجزانہ تائیدات سے معمور نظر آتی ہے۔ احمدیت کے یوم تاسیس سے مخالفین اور معاندین کا کوئی نہ کوئی گروہ مقابل پر چلا آیا۔ ہر مخالف نے جماعت کو نیست و نابود کرنے میں کسی طرح کی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔ لیکن تعجب ہے کہ یکے بعد دیگرے سبھی معاندین نے ناکامی اور نامرادی کا ہی مُنہ دیکھا۔ کسی کو بھی جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں اپنی دلی مراد پُورا ہوتے دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ کیا یہ کم معجزہ ہے جو ہر ایسی کارروائی کے وقت بڑی شان سے ظاہر ہوا۔ چاروں طرف سے شدید مخالفتوں کے طوفانوں میں گزرتے ہوئے احمدیت کی کامیابیاں کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ وہ امتیازی شان ہے جس کا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ہم عصر بلند پایہ محققین نے برملا طور پر اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۸ء میں جب حضورؑ کی وفات ہوئی تو دہلی کے اخبار کرزن گزٹ کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی نے حضورؑ کی شان میں ایک طویل آرٹیکل لکھا اس کے آخر میں موصوف لکھتے ہیں:۔

"اُس نے (یعنی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دشمنوں کی) ہلاکت کی پیشگوئیوں، مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا رستہ صاف کیا۔ اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔" (کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

اسی کے ساتھ لائل پور کے شدید مخالفِ احمدیت مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب کا پُر از حقیقت نوٹ بھی قابلِ مطالعہ ہے۔ (آگے دیکھئے ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

ایمان لانے والوں میں دو گروہ ضرور پائے جاتے ہیں ایک صدیقوں کا گروہ دوسرے شہیدوں کا گروہ

صدّیق وہ ہوتا ہے جس کو سچائیوں کا کامل طور پر علم بھی ہو اور پھر کامل اور طبعی طور پر ان پر قائم بھی ہو

شہید اُسے کہتے ہیں جو اپنے خدا اور روزِ جزا پر ایسا ایمان حاصل کر لیتا ہے گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگتا ہے

دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ان کو بھی صدّیق اور شہید کا مقام عطا کرے!

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ ظہور ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۶ اگست ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ (الحدید آیت ۹، ۱۰)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۔ (الحدید آیت ۲۰)

اس کے بعد ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

یہ سورۃ حدید کی آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ

حقیقت یہ ہے

کہ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ کہ اللہ تعالیٰ کا رسول تم کو صرف اس لئے بلاتا ہے لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور اگر تم مومن ہو تو خدا تم سے ایک وعدہ لے چکا ہے۔ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندے پر کھُلے کھُلے نشان نازل کرتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ان نشانات کے ذریعہ سے تم کو اندھیروں میں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے اور اللہ یقیناً بہت بہت شفقت سے کام لینے والا اور بار بار کرم کرنے والا ہے اور جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہداء کا درجہ پانے والے ہیں ان کو ان کا پورا پورا اجر ملے گا اور اسی طرح ان کا نور ان کو ملے گا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہوں گے۔

پھر فرمایا:۔

قرآن کریم کے الفاظ کے جو معانی کئے گئے ہیں ان کی رُو سے لفظ ایمان تین باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ دل تصدیق کرے، زبان اس کا اعلان کرے اور انسان کا عمل گواہی دے کہ واقعہ میں اس کا دل ایمان لایا ہے۔ اور صداقت کی تصدیق کرتا ہے۔ پس ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ اس کا پہلا اور حقیقی تعلق دل کے ساتھ ہے اور دُنیا کی کوئی طاقت کسی دل میں ایمان کو داخل نہیں کر سکتی نیز دُنیا کی کوئی طاقت کسی دل سے ایمان کو نکال نہیں سکتی۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے پیار نے اور آپ کے سلوک نے (اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کے نتیجہ میں جو آپ سے ہو رہا تھا اور جس کا دیکھنے والی آنکھ مشاہدہ کر رہی تھی) اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے دلوں کو اس طرح جیتا کہ صداقت دلوں میں گڑ گئی۔ میں نے جو یہ کہا ہے کہ دُنیا کی کوئی طاقت دِل سے ایمان کو نہیں نکال سکتی۔ اگر واقعی دل میں ایمان ہو اور اس کی مثال

صحابۂ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم

کی مکّی زندگی ہے، وہ کونسی مصیبت تھی جس سے وہ دوچار نہ ہوئے، وہ کونسی ایذاء تھی جو اُن کو نہیں پہنچائی گئی۔ اتنے دُکھ دیے گئے اور اتنی تکلیفیں پہنچائی گئیں کہ آج بھی جب ہم سوچتے ہیں تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ صداقت جو اُن کے دلوں میں داخل ہو چکی تھی، ہر قسم کے دُکھ اور ایذاء رسانی اور ابتلاء نے بھی اس صداقت کو ان کے دلوں سے نہیں نکالا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو بہت دُکھ دیا گیا مگر وہ ثابت قدم رہے اس سے بہتر مثال انسان کی مذہبی تاریخ میں ہمیں اور کہیں نہیں ملتی۔

پس ایمان دل سے شروع ہوتا ہے اسی لئے قرآن کریم نے بار بار بتایا ہے کہ مخالفین کے حربے اس وجہ سے بھی ناکام ہو جاتے ہیں کہ دلوں پر ان کا اثر نہیں ہوتا بلکہ ان کے تکلیف پہنچانے اور ایذاء رسانی کے منصوبے مومنین کے لئے ایک قسم کی

جنّتوں کے دروازے

کھولنے کا موجب بن جاتے ہیں۔ غرض دل سے ایمان شروع ہوتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ زبان سے اس کا اقرار کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایمان باللہ کا محبتِ الٰہی اور عشقِ الٰہی سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ یعنی محض یہ نہیں کہ ایک شخص خدا تعالیٰ پر اس کی ذات اور صفات کی معرفت کے نتیجہ میں ایمان لایا۔ بلکہ اس کے حُسن اور اس کے احسان کو دیکھ کر اس کے ساتھ ایک محبت اور ایک عشق پیدا ہو جاتا ہے اور جب عشق کا اور محبت کا جذبہ دلوں میں پیدا ہو جائے تو زبانوں پر بہرحال اس کا اظہار ہوتا ہے اور وہ اظہار بے تکلف ہوتا ہے۔ اس واسطے جب ایمان دلوں میں داخل ہو جائے تو زبان اس کا اقرار کرتی ہے۔ اور پھر محض اقرار کو وہ انسان کافی نہیں سمجھتا بلکہ اپنے اعمال سے اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ واقعہ میں اس کے دل کے اندر ایمان داخل ہو چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ رسول تمہیں اس طرف بُلا رہا ہے کہ جس خدا نے تمہیں پیدا کیا جو تمہارا رب ہے اس پر ایمان لاؤ۔ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (المؤمن آیت ۶۵)

وہ خدا جس نے تمہیں وجود دیا اور تمہارے اندر بہترین صلاحیتیں پیدا کیں۔ اور جس کا منشاء یہ ہے کہ وہ صلاحیتیں نشو و نما پائیں تاکہ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور جس مقصد کے حصول کے لئے اسے یہ

استعدادیں اور صلاحیتیں

دی گئی ہیں وہ مقصد پورا ہو یعنی انسان کا ذاتی تعلق، محبتِ ذاتی اور پیار اور عشق کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ پیدا ہو جائے۔

وَقَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ اگر تم ایمان لاؤ اور ایمان کے حقائق پر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ جو کچھ تم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ تمہاری فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسی غرض کے لئے تمہاری فطرت کو پیدا کیا گیا تھا۔ اور فطرت کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے اور ان کی نشو و نما کی خاطر خدا تعالیٰ اپنے بندے پر اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ یعنی کھلے کھلے نشان نازل کرتا ہے اور خدا کا حقیقی بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی عظمت، اور جلال کے لحاظ سے اور اپنے کمال کو پہنچ جانے کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور باقی تمام رسول جو پہلے گذرے اور وہ تمام مقربین الٰہی جو بعد میں آئے وہ اس عبدِ کامل کی ظلّیت میں عبد ہیں جو کہ عبودیت کے اعلیٰ و ارفع اور کامل مقام پر کھڑا ہے۔ پس

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

ہی پہلوں نے بھی آیاتِ بیّنات حاصل کیں اور بعد میں آنے والے بھی محمدی کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے کھلے کھلے نشان پانے والے بنے اور یہ نشان اس لئے ظاہر ہوئے کہ جو شیطانی ظلمات انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں، ان سے انسان کو پاک کیا جائے اور جس نور کی خاطر اسے پیدا کیا گیا ہے وہ نور ان بندوں کو، ان مخلص مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو کیونکہ اِنَّ اللّٰہَ بِکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اللہ تعالیٰ کی صفت شفقت کرنا اور بار بار رحم کرنا ہے۔

پہلے یہ کہا تھا کہ مَا لَکُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے پھر چند آیات کے بعد یہ کہا گیا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ کہ جو خدا پر اور اس کے رُسُل پر ایمان لاتے ہیں (تمام رُسل اس بات میں شامل ہیں خواہ وہ شریعت لانے والے رسل تھے یا شریعت کی پیروی کرانے کے لئے آنے والے رسل تھے) اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَ الشُّھَدَآءُ۔ ان مومنوں میں صدیقوں کا گروہ بھی ہے اور شہداء کا گروہ بھی ہے۔ لَھُمْ اَجْرُھُمْ ان کے اعمال کا اجر اور ثواب اللہ تعالیٰ اُنہیں دے گا۔ وَنُوْرُھُمْ اور ان کی قابلیت اور صلاحیت اور استعداد کے مطابق ان کا نور بھی اُنہیں عطا کیا جائے گا تاکہ وہ اپنے

اعمالِ صالحہ میں ترقی کریں

اور پہلے سے زیادہ اجر حاصل کریں۔ لیکن وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ ناشکرے انسان جو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ نے جو استعدادیں قُربِ الٰہی کے لئے دی ہیں ان کا انکار کرتے اور انکی ناشکری کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کی سزا ان کے اپنے عمل کی وجہ سے وہ دوزخ ہے کہ جو خدا تعالیٰ سے دُوری اور خدا تعالیٰ کے غضب، اور قہر کی علامت ہے۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جتنے بھی رسول ہیں ان پر ایمان لانے والوں میں دو گروہ ضرور پائے جاتے ہیں۔ ایک صدیقوں کا گروہ اور دوسرے شہداء کا گروہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدّیق اور شہید کے جو معنے کئے ہیں، وہ میں اس وقت پڑھ کر سناؤں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"صدّیق وہ ہوتا ہے جس کو سچائیوں کا کامل طور پر علم بھی ہو اور پھر کامل اور طبعی طور پر ان پر قائم بھی ہو۔ مثلاً اس کو ان معارف کی حقیقت معلوم ہو کہ وحدانیتِ باری تعالیٰ کیا شے ہے اور اس کی اطاعت کیا شے اور محبتِ باری عزّ اسمہٗ کیا شے ہے اور شرک سے

کس مرتبہ اخلاص پر مخلص حاصل ہو سکتی ہے اور عبودیت کی کیا حقیقت ہے۔ اور

اخلاص کی حقیقت

کیا اور توبہ کی حقیقت کیا۔ اور صبر اور توکّل اور رضا اور محویت اور فنا اور صدق اور وفا اور تواضع اور سخا اور ابتہال اور دُعا اور عفو اور حیا اور دیانت اور امانت اور اتقا وغیرہ اخلاقِ فاضلہ کی کیا کیا حقیقتیں ہیں۔ پھر ماسوا اس کے ان تمام صفاتِ فاضلہ پر قائم بھی ہو۔"

(تریاق القلوب طبع اوّل صفحہ ۱۳۲)

پھر آپؑ تریاق القلوب ہی میں فرماتے ہیں :-

"صدیق کا کمال یہ ہے کہ صدق کے خزانہ پر ایسے کامل طور پر قبضہ کرے یعنی ایسے اکمل طور پر کتاب اللہ کی سچائیاں اس کو معلوم ہو جائیں کہ وہ بوجہ خارقِ عادت ہونے کے نشان کی صورت پر ہوں اور اس صدیق کے صدق پر گواہی دیں۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۵ صفحہ ۳ طبع اوّل)

پھر الحکم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات میں سے ایک ارشاد کی ڈائری یہ ہے :-

"صدیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھ کر اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا اور صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کر دیتا اور ہر قسم کے رجس اور پلیدی سے جو جھوٹ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے، دُور بھاگتا ہے اور عہد کر لیتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا، جھوٹی گواہی نہ دوں گا اور نہ جذبۂ نفسانی کے رنگ میں کوئی جھوٹا کلام کروں گا۔ نہ لغو طور پر نہ کسبِ خیر اور نہ دفعِ شر کے لئے یعنی کسی رنگ اور حالت میں بھی جھوٹ کو اختیار نہیں کروں گا۔ جب اس حد تک وعدہ کرتا ہے تو گویا اِیَّاکَ نَعْبُدُ پر وہ ایک خاص عمل کرتا ہے اور اس کا وہ عمل

اعلیٰ درجہ کی عبادت

ہوتی ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے آگے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہے۔ خواہ یہ اس کے مُنہ سے نکلے یا نہ نکلے لیکن اللہ تعالیٰ جو مبدء الفیوض اور صدق اور راستی کا سرچشمہ ہے اس کو ضرور مدد دے گا اور صداقت کے اعلیٰ اصول اور حقائق اس پر کھول دیگا۔ مثلاً جیسے کہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو تاجر اچھے اصولوں پر چلتا ہے اور راستبازی اور دیانتداری کو ہاتھ سے نہیں دیتا اگر وہ ایک پیسہ سے بھی تجارت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک پیسہ کے بدلے لاکھوں روپے دے دیتا ہے۔

اسی طرح جب عام طور پر ایک انسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو اپنا شعار بنا لیتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خدا تعالیٰ کو دکھا دیتی ہے۔

صدق مجسّم قرآن شریف ہے

اور پیکرِ صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات ہے (کیونکہ آپؐ نے اپنی زندگی میں قرآن کریم کی ہدایت پر سچا اور پورا عمل کر کے ہمارے لئے ایک کامل اُسوہ پیش کیا) اور ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل حق اور صدق ہوتے ہیں۔ پس جب وہ اس صدق تک پہنچ جاتا ہے تب اس کی آنکھ کھلتی ہے اور اُسے ایک خاص بصیرت ملتی ہے جس سے معارفِ قرآنی اس پر کھلنے لگتے ہیں۔ میں اس بات کے ماننے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوں کہ وہ شخص جو صدق سے محبت نہیں رکھتا اور راستبازی کو اپنا شعار نہیں بناتا وہ قرآن کریم کے معارف کو سمجھ بھی سکے۔ اس لئے

کہ اس کے قلب کو اس سے مناسبت ہی نہیں کیونکہ یہ تو صدق کا چشمہ ہے اور اس سے وہی پی سکتا ہے جس کو صدق سے محبت ہو"۔
(الحکم جلد ۹ صفحہ ۱۸-۱۹ بحوالہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۳۶۵-۳۶۶)

پھر آپؑ فرماتے ہیں :-
"صدیق وہ ہوتے ہیں جو صدق سے پیار کرتے ہیں۔

سب سے بڑا صدق

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور پھر دوسرا صدق مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔ وہ صدق کی تمام راہوں سے پیار کرتے ہیں۔ اور صدق ہی چاہتے ہیں ... صدیق عملی طور پر صدق سے پیار کرتا ہے۔ اور کذب سے پرہیز کرتا ہے"۔
(الحکم جلد ۶ صفحہ ۲۶ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء بحوالہ تفسیر سورۂ آل عمران والنساء صفحہ ۲۵۲)

شہید کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں :-
"مرتبہ شہادت سے وہ مرتبہ مراد ہے جبکہ انسان اپنی قوتِ ایمان سے اس قدر اپنے خدا اور روزِ جزا پر یقین کر لیتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھنے لگتا ہے۔ تب اس یقین کی برکت سے اعمالِ صالحہ کی مرارت اور تلخی دُور ہو جاتی ہے۔ اور

خدا تعالیٰ کی ہر ایک قضاء و قدر

باعث موافقت کے شہد کی طرح دل میں نازل ہوتی اور تمام صحن سینہ کو حلاوت سے بھر دیتی ہے۔ اور ہر ایک ایلام انعام کے رنگ میں دکھائی دیتا ہے۔ سو شہید اس شخص کو کہا جاتا ہے۔ جو قوتِ ایمانی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا مشاہدہ کرتا ہو اور اس کے تلخ قضاء و قدر سے شہد شیریں کی طرح لذت اُٹھاتا ہے اور اسی معنی کی رُو سے شہید کہلاتا ہے۔ اور یہ مرتبہ کامل مومن کے لئے بطور نشان کے ہے"۔
(تریاق القلوب طبع اوّل صفحہ ۱۲۱)

پھر آپؑ فرماتے ہیں :-
"عام لوگوں نے شہید کے معنے صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ جو شخص لڑائی میں مارا گیا۔ دریا میں ڈوب گیا وبا میں مر گیا وغیرہ۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اسی پر اکتفاء کرنا اور اسی حد تک اس کو محدود کرنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے

استقامت اور سکینت

کی قوت پاتا ہے اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کر سکتا۔ وہ مصیبتوں اور مشکلات میں سینہ سپر رہتا ہے یہاں تک کہ اگر محض خدا تعالیٰ کے لئے اس کو جان بھی دینی پڑے تو فوق العادت استقلال اس کو ملتا ہے۔ اور وہ بدُوں کسی قسم کا رنج یا حسرت محسوس کئے اپنا سر رکھ دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ بار بار مجھے زندگی ملے اور بار بار اس کو اللہ کی راہ میں دوں ایک ایسی لذّت اور سرور اس کی رُوح میں ہوتا ہے کہ ہر تلوار جو اس کے بدن پر پڑتی ہے اور ہر ضرب جو اس کو پیس ڈالے اس کو پہنچتی ہے۔ وہ اس کو ایک نئی زندگی، نئی مسرت اور تازگی عطا کرتی ہے یہ ہیں شہید کے معنی"۔
(الحکم جلد ۶ صفحہ ۲۶ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ بحوالہ تفسیر سورۂ آل عمران والنساء صفحہ ۲۵۴)

یہ ماہ رمضان ہے، دعاؤں کا مہینہ، قبولیتِ دعا کا مہینہ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ان کو بھی صدیق اور شہید کا مقام عطا کرے۔ آمین ؛

محترم صاحبزادہ سیّد ابو الحسن صاحب قدسی وفات پا گئے!

انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید کابل رضی اللہ عنہ کے فرزند محترم صاحبزادہ سید ابو الحسن صاحب قدسی ۸ / ۹ اکتوبر ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب کو میو ہسپتال لاہور میں بعمر ۷۹ سال وفات پاکر محبوب حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ۹ اکتوبر کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ جنازہ پڑھائی مرحوم ۱/۳ حصہ کے موصی تھے۔ مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم حضرت صاحبزادہ سیّد عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کے پانچ فرزندوں میں سے آخری بیٹے تھے۔ نہایت نیک، کم گو، بے نفس، عربی اور فارسی کے عالم اور بلند پایہ شاعر تھے۔ جامعہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل کرنے کے بعد لمبے عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں استاد کی حیثیت سے دینی خدمات سرانجام دیتے رہے اور اسی ادارہ سے ریٹائر ہوئے کچھ عرصہ سے بعارضہ ہیضہ بیمار تھے۔ ہر ممکن علاج کے باوجود جب افاقہ نہ ہوا تو ۸ اکتوبر کی صبح کو آپ کو لاہور لے جایا گیا۔ لیکن افسوس کہ جانبر نہ ہو سکے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی آپ کی یادگار ہیں جن میں سے صرف ایک بیٹا یعنی سید فہیم احمد صاحب ایم اے شادی شدہ ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین ؛

اخبارِ قادیان :

☆ — مکرم ڈاکٹر خواجہ محمد افضل صاحب (متوطن ہمدان کشمیر) ایران سے مع اہل وعیال مورخہ ۲۰/۱۰ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے موصوف کے والد محترم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب ہمدان کشمیر سے اپنے دو بیٹوں کے ہمراہ اپنے ایران سے آنے والے بیٹے کی ملاقات کی غرض سے مورخہ ۹/۱۰ کو قادیان آئے تھے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف احباب جماعت سے اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ☆ — عزیزہ نعیمہ بُشریٰ صاحبہ بنت مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری امسال بی ٹی فرسٹ ایئر کے امتحان میں شریک ہوئیں اور فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی موصوفہ نے اس موقعہ پر ۵ روپے شکرانہ فنڈ میں اور ۵ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ ☆ — مکرم چوہدری محمد خضر صاحب باجوہ درویش پیشاب میں خون آنے کے عارضہ سے تاحال مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوئے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ☆ — محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی بڑی اہلیہ صاحبہ بخار اور جلدی امراض کے سبب بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔

اعلانِ نکاح

محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مسجد اقصیٰ میں بتاریخ ۱۴ اکتوبر خطبہ جمعہ سے قبل عزیزم سیٹھ عبد البصیر صاحب (ابن محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب ابن حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ) ساکن یادگیر ریاست کرناٹک کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ ناجرہ بی بی شمیم صاحبہ (دختر محترم محمد معین الدین صاحب ساکن محبوب نگر شہر ریاست آندھرا) بعوض پانچ ہزار ایکصد روپیہ مہر کیا۔ بطور شکرانہ عزیز موصوف نے اسی روپے مختلف مدات میں ادا کئے۔ احباب اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار : ملک صلاح الدین (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا :

خاکسار کی والدہ محترمہ امینہ خاتون صاحبہ مرحومہ (موصیہ) اچانک ۲۹ ستمبر بروز جمعرات ۲ بجے بعد دوپہر وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون نمازِ جنازہ ۳۰/۹ بعد نماز جمعہ مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ نے پڑھایا۔ اس انتقال پُر ملال کی خبر پا کر اندرون و بیرون ہمالک سے بے شمار احباب جماعت غیر از جماعت دوستوں و رشتہ داروں نے ہمارے تمام افراد خانہ رشتہ داران و خاکسار کے نام تعزیتی خطوط ارسال کئے ہیں تمام دوستوں کے تعزیتی خطوط کا فرداً فرداً بھی جواب دینے کی کوشش کی جا رہی ہے تاہم اخبار بدر کے ذریعہ ہم سب افراد خاندان ایسے تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔
آخر میں تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی خاص دُعاؤں میں میری والدہ مرحومہ کو خود یاد رکھیں اور دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ والدہ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند نیک اور متقی خاتون تھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین واز طرف تمام افراد خانہ و خاندان۔ طالب دُعا :- محمد عبد الباقی جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس بہ پیرہ بھاگلپور (بہار)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء

آخری قسط

احمدی بزرگوں کی مالی قربانیاں

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیانی

(۲۶) چندہ تعلیم الاسلام کالج تحریک ڈیڑھ لاکھ روپیہ (۱۹۴۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی مساعی کو اللہ تعالیٰ نے پروان چڑھایا اور اندرون قصبہ کالج جاری ہوا۔ بعد میں شرائط یونیورسٹی کی طرف سے سخت ہو گئیں۔ اس وجہ سے اسے بند کرنا پڑا بعدہٗ ۱۹۴۴ء میں پھر اس کا اجراء ہوا۔ اور اخراجات کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی تحریک کی گئی۔ جس کا بارھواں حصہ یعنی درشنہ حضرت مصلح موعودؓ گیارہ ہزار روپیہ اور حضرت اُمّ المؤمنین نصف ہزار روپیہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایک ہزار روپیہ) خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے پیش کر دیا گیا۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب قادیان نے ایک صد روپیہ اور چوہدری نورالدین صاحب ذیلدار ضلع منٹگمری اور نواب محمد دین صاحب نے ڈیڑھ ہزار روپیہ پیش کیا۔ (الفضل ۱۲ ارمئی و ۱۷ ار نومبر ۱۹۴۴ء) یہ کالج قائم رہا۔ اور خوب کامیاب رہا اور نہایت کامیابی کے ساتھ اب بھی ربوہ میں جاری ہے

(۲۷) غرباء غلہ فنڈ (۱۹۴۵ء و ۱۹۴۶ء)

قادیان میں غرباء کی ایک کثیر تعداد قیام رکھتی تھی۔ ۱۹۴۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے ان میں ڈیڑھ ہزار من گندم تقسیم فرمائی تھی۔ (الفضل ۱۱/۴/۴۵) دوسرے سال آپ نے اور بھی زیادہ مقدار میں غلہ جمع کرنے کی تلقین کی اور فضول آٹا ضائع کرنے سے روکا۔ نیز فرمایا کہ عورتیں زیور کے پیچھے پڑتی ہیں اور احمدی عورتیں چندہ دینے کے لئے زیور لے کر ہمارے پیچھے پھرتی ہیں۔ اندازاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پانصد من، نواب محمد عبداللہ خان صاحب نے پچاسی من اور خاندان محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی و محترم میاں محمد یوسف صاحب بانی کلکتہ نے ایک صد من گندم کی رقم دی (الفضل ۲۱/۵/۴۶)

(۲۸ تا ۳۰) تحریکات نصرت جہاں فنڈ، فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

آخری سالوں کی یہ تحریکات تیرہ ساڑھے تیرہ کروڑ روپے کی بنتی ہیں جن کے ذریعہ بہت سے ممالک میں مختلف کام ہو رہے ہیں۔ مغربی افریقہ میں کثیر تعداد میں مدارس اور شفاخانے جاری ہیں اور صد سالہ جوبلی فنڈ کی تحریک دسمبر ۱۹۷۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اڑھائی کروڑ روپیہ کی فرمائی احباب نے بارہ کروڑ روپے کے وعدے کئے صرف برطانیہ اور امریکہ والوں کے چندہ کے ایک حصہ سے گوٹن برگ (سویڈن) میں ایک شاندار مسجد تعمیر ہوئی ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے مورد برکات و افضال ہوئے

اس مرحلہ پر یہ ذکر کرنا مناسب ہے کہ جن افراد اور خاندانوں نے احمدیت کی خاطر قربانیاں کیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بے حد برکات و افضال سے نوازا۔ نواب محمد علی خان صاحب چوہدری نصراللہ خان صاحب سیالکوٹی۔ سیٹھ محمد حسین صاحب چنتہ کنٹہ۔ سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیری میاں محمد صدیق صاحب بانی سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب اور سید ناصر شاہ صاحب رضی اللہ عنہم کے خاندانوں کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں کبھی وہ وقت تھا کہ حضورؑ نے ایک دوست کو ضرورت کے ماتحت لکھا کہ دو ماہ کا چندہ چار روپے پیشگی بھیج دے ۱۸۹۲ء میں ایک عرب کے مراجعت وطن کے لئے کرایہ مہیا کرنے کی تحریک میں حضور علیہ السلام نے بذریعہ اشتہار تحریک کی اور اس میں مثالاً لکھا کہ فلاں دوست نے اس میں ایک پیسہ دیا ہے۔ پھر وہ بھی وقت آیا کہ وعدہ الٰہی

"I shall give you a large party of Islam."

کہ میں تمہیں مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ عطا کروں گا۔

اس عظیم گروہ کا ایک ثبوت یہ ہے کہ صد سالہ جوبلی فنڈ کے مطالبہ اڑھائی کروڑ روپیہ کے جواب میں جماعت نے بارہ کروڑ روپے کا وعدہ کیا اور سویڈن کی مسجد کی تعمیر کے لئے جماعت احمدیہ برطانیہ نے غیر ملکی حالات میں مطلوبہ چھتیس ہزار پونڈ... اللہ تعالیٰ کے حضور نوّے ہزار پونڈ پیش کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ کے احمدیہ شفاخانوں کو اتنا بابرکت بنایا کہ ڈیڑھ لاکھ مریضوں کا مفت علاج کرنے پر بھی ساڑھے تین کروڑ روپے کا منافع حاصل ہوا۔ جسے پھر سلسلہ کے کاموں میں اور مدارس کے کھولنے پر صرف کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا جو سلوک جماعت احمدیہ سے ہے۔ اس بارہ میں کینیڈا میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ۱۹۷۴ء میں مخالفِ احمدیت فسادات میں بعض حکام پاکستان کا یہ پروگرام تھا کہ وہ احمدیوں کے ہاتھوں میں کشکول (یعنی کاسۂ گدائی) پکڑا دیں گے۔ اس پر میں نے کہا کہ

" ہاں اگر ہمارا رزق اور ہماری دولت خدا کے علاوہ کسی اور سے آتی ہے تو یقیناً (وہ) کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اس کائنات کا مالک اگر ہمیں رزق دینے والا ہے تو یہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ۱۹۷۴ء میں پندرہ بیس کروڑ روپے کی املاک کا نقصان ہوا .... ان حالات میں بہت سے بھائی پریشان ہوئے (کہ پورا چندہ) کہاں سے آئے گا۔ میں نے کہا کیا ہم لاتے ہیں؟ جو دیتا ہے وہ تو زندہ ہے۔ وہ تو اسی طرح طاقتور ہے، وہ ضرور دیگا۔ دنیا نہیں مان سکتی کہ ۱۹۷۴ء کے سال کا چندہ اس سے پہلے امن کے سال کے مقابلہ میں سات لاکھ روپے زیادہ تھا"۔

آپ نے بعض قربانیاں کرنے والوں کا ذکر کرکے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال میں برکت دی۔ چنانچہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک شخص جو تین روپے اور بعد میں غالباً پانچ سات روپے پر کام کرتے تھے ان کے بیٹے افریقہ گئے۔ اور آج سے تیس سال پہلے کی بات ہے کہ ان کے بیٹے کی آمد چھ ہزار روپے ماہوار تھی۔ اسی طرح ۱۹۷۴ء کے ہنگاموں میں ایک احمدی کی رائس ملز اور دکانیں تباہ ہوئیں۔ تیس لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ انہوں نے دوبارہ کام شروع کر دیا اور اپنے چندے پہلے کی طرح جاری رکھے۔ اور دوسرے سال بتایا کہ غیر از جماعت زمیندار رقم لئے بغیر کارخانہ میں دانے چھوڑ جاتے ہیں کہ رقم بعد میں لے لیں گے۔ اور میرا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ قریب میں ایک دوست نے نصف یا ایک لاکھ روپے کا چیک بھیجا اور بتایا کہ میں نے گوجرانوالہ میں کام شروع کیا جو چلا نہیں اور میں نے بچی کھچی چیزیں فروخت کرکے ساری رقم اللہ تعالیٰ کے نام پر دے دیں اور بتایا کہ اب ہمارے سمان سے تاجر لکھ پتی ہیں۔

فرمایا:-

" ہماری دولت وہ مخلص دل ہیں جو ہر احمدی کے سینہ میں دھڑک رہے ہیں .... ان غیر از جماعت لوگوں کو کیا معلوم کہ ایثار اور اخلاص کس چیز کا نام ہے۔ خدا تعالیٰ نے ... کتنی بشارتیں دی ہوئی ہیں کہ تم کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔ اور تمہارے مالوں میں برکت دوں گا .... ہمیں ماننے والے جس چیز کو ہاتھ لگائیں گے۔ اس چیز میں برکت ڈالی جائے گی۔ جن جگہوں پر ان کے قدم پڑیں گے وہ جگہیں بابرکت ہوں گی۔ مگر ... جتنی بڑی بشارت ہوگی۔ اتنی بڑی قربانی ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں سارے جہانوں کا لیڈر بنایا ہے۔ یہ بہت بڑی بشارت ہے"۔

(بدر ۹ر دسمبر ۱۹۷۶ء ص۵ تا ص۶)

تبلیغ رسالت جلد دہم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

" جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجا لانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا ... جو کوئی میری موجودگی میں اور میری زندگی میں میری منشاء

کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا۔ میں اُمّید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں اُمّید نہیں رکھتا کہ اس کے مال میں خرچ سے اس کے مال میں کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہو گی پس چاہیئے کہ خدا تعالےٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمّت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اُس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے اُمّتیں انتظار کر رہی تھیں۔"

یہ بھی فرماتے ہیں کہ:۔

دوستاں خود را نثارِ حضرتِ جاناں کنید!
در رہِ آں یارِ جانی جان ودِل قرباں کنید

کہ اے دوستو! اپنے تئیں محبوبِ حقیقی پر قربان کر دو اور اس یارِ جانی کی راہ میں جان ودِل نثار کر دو ۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاراں کنوں بر غربتِ اسلام رحم آرید
باصحاب نبیؐ نزدِ خدا نسبت شود پیدا

کہ اے جوانو! کوشش کرو کہ دین میں قوّت پیدا ہو اور باغِ ملّتِ اسلام میں بہار و رونق رونما ہو۔ اے دوستو! اگر اب تم اسلام کی غُربت پر رحم کرو گے تو اللہ تعالےٰ کے حضور تمہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے نسبت پیدا ہو جائے گی۔

تذکرۃ الشہادتین میں فرماتے ہیں:۔

"مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

تجلّیاتِ الٰہیہ میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

برطانیہ کی جماعتہائے احمدیہ کا کامیاب تیرہواں جلسہ سالانہ

رپورٹ مرسلہ ۔ مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لنڈن

دُوسرا روز ۔ ۳۱ جولائی :۔

آخری قسط

دُوسرے دن کے اجلاس کا آغاز بھی قرآن کریم کی تلاوت اور نظم سے ہوا اس اجلاس کی صدارت شروع میں امام بشیر احمد صاحب رفیق نے کی اور سب سے پہلی تقریر مکرم نصیر الدین عُبید اللہ صاحب نے کی۔ یہ تقریر اُردو میں تھی اور موضوع "نظامِ خلافت" تھا۔ آپ نے بتایا کہ خلافت کا نظام ایک نعمتِ خداوندی ہے جس کی ہمیں دِل سے قدر کرنی چاہیئے۔ دوسری تقریر مکرم برادرم انیس الرحمٰن صاحب مبلغ مقیم ہڈرز فیلڈ کی تھی۔ جس کا عنوان تھا "آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کا تعلّق باللہ" آپ نے واقعات کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ یہ بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ خدا تعالےٰ کے ساتھ توکل رہا ہے۔ اور آپ خدا تعالےٰ سے ہدایت پا کر اُمور سرانجام دیتے اور اس گہرے تعلّق اور پیار کا ثبوت ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی میں نظر آتا ہے۔ اسی قسم کے تعلق باللہ کی ہر احمدی اور مسلمان کو ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر ہماری ترقی ناممکن ہے

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ہمارے انگریز بھائی ناصر احمد صاحب وارڈ نے "خلافت کے کارنامے" بیان کرنے تھے لیکن اچانک ان کی آنکھوں میں سخت تکلیف شروع ہو گئی۔ اس وجہ سے آپ اپنا مضمون نہ پڑھ سکے اور آپکی بجائے مکرم انور الدین صاحب امینی نے آپ کا مضمون پڑھ کر سُنایا اس میں واضح کیا کہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اندرونی اور بیرونی طور پر جماعت نے کس قدر ترقی ہے تبلیغی میدان مساجد ۔ مشن کا قیام احمدیت کے پیغام کا افریقہ ڈنمارک اور سویڈن وغیرہ میں مضبوط ہو جانا اس زمرہ میں شامل ہیں۔ یہ سب خلافتِ حقّہ احمدیہ کے زندہ جاوید کارنامے ہیں۔

مکرم ناصر احمد وارڈ صاحب کے مضمون کے بعد بریڈ فورڈ جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم رفیع احمد صاحب نے "ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر اور مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم ہنسلو نے "پردہ کی اہمیت" پر تقریر کی۔ بعدہٗ ہمارے نوجوان اور مخلص خادم بھائی مکرم الیاس خان صاحب ابن مکرم قاری محمد یٰسین خان صاحب مرحوم نے "آزادیٔ ضمیر" پر نہایت عالمانہ تقریر کی اور فرمایا کہ بیسویں صدی کے نصف آخر میں اسلام پر اندرونی اور بیرونی حملے جو آزادیٔ ضمیر کے بارہ میں کئے گئے وہ نہ صرف اسلام کے لئے بلکہ تمام انسانیت کے لئے مہلک اور خطرناک ہیں۔ اندرونی طور پر یہ کہنا کہ مذہب کے اختیار کرنے اور پرچار کرنے میں جماعتِ احمدیہ کو کوئی آزادی نہیں اور بیرونی دنیا میں یہ اعلان کرنا کہ اسلام میں ضمیر کی آزادی مفقود ہے اور اسلام دلوں کی فتح اور اس کی حقانیت سے نہیں بلکہ تلوار سے پھیلا ہے۔ یہ دونوں ایسے امور ہیں جن سے اسلام کو زبردست دھکا لگتا ہے۔ قرآن کریم۔ اسلامی تعلیمات اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریروں سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ ان دونوں اعتراضوں کا جواب "لا اکراہ فی الدّین" میں ہے۔ جس پر اسلام کے بانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے عمل کیا۔ اور آج جماعتِ احمدیہ عمل کر رہی ہے۔ بانی اسلام کا غیر مسلموں سے سلوک ان کے حقوق کا خیال۔ مہمان نوازی۔ ان کو عبادت میں آزادی اور اسلامی حکومت کا طریق فرمانروائی ایسے شواہد ہیں جو ان الزامات سے اسلام کو بری قرار دیتے ہیں۔

اسی طور پر کسی فرد یا جماعت یا گروہ کو دنیا کا کوئی قانون۔ کوئی دستاویز یہ کہنے کی مجاز نہیں کہ فلاں بات پر ایمان لاؤ اور فلاں پر نہیں ایمان کا معاملہ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اور انسانوں کو اس میں دخل دینے کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے اس دخل اندازی سے اجتناب کرنا لازمی ہے۔ اسلام ہمیشہ آزادیٔ ضمیر کا علمبردار رہا ہے اور رہے گا

اس عالمانہ تقریر کے بعد مکرم لطیف احمد صاحب آف ناروے نے بڑی خوش الحانی سے نظم سُنائی جس کے بعد خاکسار نے "ایک احمدی کی خصوصیات" بیان کیں۔ اور بتایا کہ چونکہ احمدیّت دراصل اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ہی نام ہے۔ اس لئے ایک احمدی کی وہی خصوصیات ہونی چاہئیں۔ جو صحابہ رضوان اللہ علیہم کی تھیں۔ اور اس سلسلہ میں خاکسار نے بتایا کہ ہمیں اپنا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے کہ جس سے ہر کوئی متأثر ہو اور اس بات کی خواہش کرے کہ وہ بھی ہم میں شامل ہو جائے اور ہماری جیسی عمدہ خصوصیات کا حامل بن جائے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم جس کا لُبِّ لباب "کشتی نوح" میں درج ہے اس کے ایک حصّہ کا خاکسار نے انگریزی میں ترجمہ سُنایا۔ اور دوستوں کو تحریک کی کہ قرآن پاک اور احادیث کا جہاں بکثرت مطالعہ کیا جائے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی کثرت سے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ہم قرآن وحدیث کو سمجھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ کی کتب کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد ہمارے خادم بھائی مکرم زاہد خان صاحب ابن مکرم قاری محمد یٰسین خان صاحب مرحوم کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "اسلام اور آج کے آزاد معاشرہ کی برائیاں" آپ نے اعداد وشمار کی مدد سے یہ واضح کیا کہ کس طرح موجودہ دنیا تعلیم اسلام سے دُور رہ کر خدا سے بھی دُور ہو گئی ہے اور کن کن برائیوں نے نئی زندگی جنم لیا ہے

ان میں شراب نوشی جنسی بے راہ روی۔ خودکشی۔ قتل۔ چوری۔ ڈاکہ زنی۔ نافرمانی لڑائی جھگڑے۔ بددیانتی اور مذہب سے بے رغبتی۔ اور بیزاری شامل ہیں۔

جناب زاہد خانصاحب نے بڑے عمدہ پیرایہ میں بڑے بڑے ممالک کے تیار کردہ اعداد و شمار جو جرائم کے متعلق تیار کئے گئے ہیں۔ پیش کئے۔ اور اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ان اعداد و شمار کو تیار کرنے والے ان برائیوں کا کوئی ٹھوس حل پیش نہیں کرسکے جبکہ اسلام نے آج سے ۱۴۰۰ سال قبل انفرادی معاشرتی اور جماعتی قوانین و طرز زندگی کے اصول بیان فرما کر آج کے آزاد معاشرہ کی بنیاد کو قرآن کریم نے ختم کر دیا لیکن ضرورت ہے کہ یہ تعلیم آج سسکتی ہوئی انسانیت تک پہنچائی جائے

آج کے پہلے اجلاس کی آخری تقریر ہمارے مبلغ بھائی مکرم منصور احمد خان صاحب حال مقیم فرینکفورٹ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "مغربی یورپ میں اسلام" اور آپ نے نہایت پُر اثر انداز میں مغربی یورپ میں اسلام کی ابتداء اور اس کی ترقی کو تاریخ کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد احمدیت کی کوششوں اور قربانیوں کا ذکر کیا جو اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کی گئی تھیں۔ آپ نے مغربی یورپ میں مغربی جرمنی کا خاص طور پر ذکر کیا اور بتایا کہ وہاں احمدیت کا اثر و نفوذ کس طور پر ترقی کر رہا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی باریک بین نگاہ نے ایک عرصہ قبل بتا دیا تھا کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

آج ہم اس کی عملی تعبیر دیکھ رہے ہیں جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے آپ نے بتایا کہ ایک لمبے عرصہ تک جو کہ صدیوں میں پھیلا ہوا ہے مغربی جرمنی اسلام کے نام اور اس کی خوبصورتیوں سے واقف نہ ہو سکا تھا۔ اب جماعت احمدیہ کی مساعی سے وہ خطۂ زمین اسلام سے روشناس ہو رہا ہے جو بذاتِ خود ایک کامیابی ہے۔ لیکن ابھی اور کوشش کی ضرورت ہے۔ آپ نے تحریک جدید۔ اسلامی مشن کے قیام اور مساجد کی تعمیر کو اس کام میں نہایت درجہ معاون قرار دیا۔

مکرم منصور احمد خان صاحب کی تقریر کے بعد اعلانات ہوئے جس کے بعد کھانے اور نمازوں کا وقفہ ہوا۔

حاضرین

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۶۰۰ کے قریب مرد اور ۶۵۰ کے قریب مستورات نے جلسہ میں شرکت کی مستورات کے لئے ایک علیحدہ شامیانہ لگایا گیا تھا۔

کھانے سے فراغت کے بعد دوست صفیں بنا کر کھڑے ہو گئے۔ اور نماز ظہر و عصر جمع کی گئیں۔ محترم امام صاحب کے ارشاد پر نمازیں خاکسار نے پڑھائیں۔ اور بعد میں خاکسار نے ایک نکاح کا اعلان کیا۔ اور دعا کروائی اور اس کے بعد سب مرد اور مستورات اپنے اپنے شامیانوں میں تشریف لے گئے اور ہمارے تیرھویں جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد برادرم سید منصور احمد شاہ صاحب نے "نظامِ وصیت" کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد ازاں مکرم و محترم امام صاحب نے سالِ گذشتہ کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی اور سب افراد کے لئے دُعا کی تحریک کی جنہوں نے جلسہ کو منعقد کرانے اور کامیاب بنانے میں جسمانی۔ مالی یا کسی اور لحاظ سے تعاون کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

شعبۂ تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے امام صاحب نے فرمایا کہ اس سال ریڈیو اور ٹی۔وی کے ذریعہ خاص طور پر اسلام کو عوام تک پہنچانے کی کوشش کی۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۷۶ء کو B.B.C. ریڈیو سے "اسلام اور اس کا تاریخی پس منظر" کے نام سے تقریر تا Engreat پروگرام امام صاحب کے ساتھ انٹرویو اور خاتم النبیین کی رپورٹ کے علاوہ دو اور مواقع پر امام صاحب کے ساتھ ریڈیو سے انٹرویو نشر کئے گئے (ان سب امور کا ذکر انشاء اللہ سہ ماہی رپورٹ میں کیا جائے گا)

T.V کے پروگراموں میں پروگرام "GUIDELINES" جو کہ ایک مذہبی پروگرام ہے۔ دکھایا گیا۔ جس میں پانچ مذاہب کے نمائندوں نے گفتگو میں حصہ لیا۔ اسلامی نقطۂ نظر کو پیش کرنے کے لئے مکرم امام صاحب نے نہایت محنت سے تیاری کر کے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ اسی طرح B.B.C. ٹکنگ لینڈ سے بھی "اسلام آج کی دنیا میں" کے عنوان سے پروگرام پیش کیا گیا۔

اسکولوں۔ کالجوں۔ کلبوں اور دیگر مقامات پر اسلام کے عنوان پر ۶۵ تقاریر و لیکچر دیئے گئے۔ رپورٹ میں بیعت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس عرصہ میں ۱۸ نئے افراد آغوشِ احمدیت میں داخل ہوئے آپ نے اخبار احمدیہ بلیٹن سنڈے سکول۔ خدام الاحمدیہ کی کارکردگی سالانہ تقریری مقابلہ اور ورزشی کھیلوں کی کمیٹی کے قیام کا بھی ذکر فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے جغرافیائی لحاظ سے برطانیہ میں قائم ہر جماعت کا مختصراً ذکر کیا اور ان کی سرگرمیوں کو سراہا جن میں لنڈن کے علاوہ بڑی جماعتیں مثلاً برمنگھم۔ مانچسٹر گلاسکو۔ بریڈ فورڈ جالنگم

کا ذکر تھا۔ آئندہ تبلیغ کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے امام صاحب نے جماعت کے سامنے ایک طویل پروگرام پیش کیا

اختتامی خطاب اور دُعا:۔

محترم امام صاحب کی پیش کردہ سالانہ رپورٹ کے بعد اختتامی خطاب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا تھا۔ آپ نے سورہ لقمان کی چند آیات کریمہ کی تلاوت کرنے کے بعد ان میں بیان کردہ تربیتِ اولاد کے دس اہم نکات کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ بالآخر محترم امام صاحب نے سب دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی جس کے ساتھ ہمارا تیرھواں جلسہ سالانہ ختم ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے وفد کا سائیکلوں پر ایک تبلیغی دورہ

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا چھ خدام پر مشتمل ایک وفد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان کی اجازت سے مؤرخہ ۲۸/۹ کو بعد نماز ظہر تبلیغ اور دریائے بیاس پر تعمیر شدہ ایک ڈیم دیکھنے کی غرض سے سائیکلوں پر قادیان سے تلواڑہ کیلئے روانہ ہوا۔ بوقت روانگی مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے اجتماعی دُعا کرائی۔ وفد کے ممبران حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری۔ امیر قافلہ ۲۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر ۳۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب ۴۔ خاکسار سعادت احمد جاوید ۵ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد ۶۔ مکرم برہان احمد صاحب

ہمارا یہ چھوٹا سا قافلہ رات کو مکیریاں قیام کرتا ہوا۔ ۶۵ کلومیٹر کا سفر طے کر کے مورخہ ۲۹/۹ کو تلواڑہ پہنچا دورانِ سفر دو مختلف مقامات پر لٹریچر دیا گیا۔ تلواڑہ میں ایک کمرہ لے کر قیام کیا گیا۔ اُسی دن بعد دوپہر یہ وفد لٹریچر ہاتھوں میں اُٹھائے مین روڈ پر سے گذرتا ہوا اور تعلیم یافتہ طبقہ کو لٹریچر تقسیم کرتا ہوا ڈیم کی طرف روانہ ہوا جو کہ تلواڑہ سے قریباً ۱۲ کلومیٹر جانب مشرق ہماچل پردیش میں واقع ہے یہ ڈیم دریائے بیاس پر تعمیر کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ ۱۴۰۰ فٹ پانی کا ذخیرہ کیا گیا ہے۔ اس ڈیم میں ۸ دروازے رکھے گئے ہیں جن کے ذریعہ پانی حسب ضرورت کنالوں کے ذریعہ سپلائی کیا جا رہا ہے۔ اور اب Electric Power House بھی زیر تکمیل ہے۔ ڈیم پر متعدد سکھ و ہندو دوست ملے جن سے تبادلۂ خیالات کیا گیا۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ اور تعلیمات پر روشنی ڈالی گئی لٹریچر دیا گیا۔ جس کو انہوں نے بڑے شوق سے لیا خصوصاً ہندی ترجمۃ القرآن کا ایک پارہ جو ہمارے پاس موجود تھا۔ بعضوں نے بہت دلچسپی سے حاصل کیا۔

ہمیں معلوم ہوا کہ ڈیم کے قریب ہی پہاڑی کے ایک گوشہ میں ایک بزرگ رہتے ہیں جہاں ایک عمارت تعمیر ہے اور ہندوؤں میں خصوصاً اس بزرگ کی بڑی عقیدت ہے۔ اور یہ "بابا گھاٹی والا" کے نام سے مشہور ہیں۔ ہم ان کی قیام گاہ پر گئے۔ لیکن معلوم ہوا کہ رات ۹½ بجے وہ ملاقات کے لئے باہر نکلتے ہیں۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں تھا اس لئے موصوف سے تو ملاقات نہ ہو سکی البتہ ان کے معتقدین سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ اور جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے مناسب لٹریچر انہیں دیا گیا۔

رات ۸ بجے وہاں سے پیدل تلواڑہ پہنچے کیونکہ ٹرانسپورٹ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ قیام گاہ پر آئے تو ایک ہندو دوست جنہوں نے اُردو سے ایم اے کیا ہوا ہے ہمارے منتظر تھے صبح انہوں نے ہم سے لٹریچر حاصل کیا تھا۔ اب وہ کچھ سوالات کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ایک گھنٹہ تک ان سے تبادلۂ خیالات کیا گیا۔ اور ان کے سوالات کا تسلی بخش جواب دے کر اسلام کا تعارف کرایا گیا۔ اگلے دن مورخہ ۳۰/۹ کو بعد نماز فجر وہاں سے روانہ ہو کر ۱۶۵ کلومیٹر کا مسلسل سفر کر کے نمازِ جمعہ سے قبل واپس قادیان پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے (ناظم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

خلافتِ احمدیہ ایک دائمی نعمتِ عظمیٰ

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں نبوّت کو اپنی ایک رُوحانی نعمت قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے :-

" وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَاءَ "
(المائدہ آیت ۲۱)

یعنی تم خدا تعالےٰ کی اس عظیم نعمت کو ہمیشہ یاد رکھتے رہا کرو جبکہ اُس نے تم میں سلسلۂ نبوّت کو قائم فرمایا ہے۔

حضرت سرورِ کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلّم نے مَا كَانَتِ النُّبُوَّةُ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ فرما کر نبوّت کے بعد آنے والی خلافت کو نبوّت کا تتمہ قرار دیا ہے۔ گویا کہ خلافت بھی نبوّت کے تتبع میں خدا تعالےٰ کی ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔

خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں الٰہی نوشتوں کے مطابق تمام سابقہ پیشگوئیوں کو پُورا کرتے ہوئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو جری اللہ فی حُلل الانبیاء بنا کر مبعوث فرمایا اور آپؑ کے بعد خدا اور اس کے رسول صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت علیٰ منہاج نبوت کا رُوحانی نظام قائم فرمایا۔

تاریخ اسلام اس بات پر شاہد ہے کہ جب سے اُمّتِ محمّدیہ میں خلافت کا نظام اُٹھ گیا، اُس وقت سے اُمّتِ محمّدیہ کے اندر تنزّل و انحطاط اور انتشار کی کیفیت پیدا ہوگئی — چنانچہ تاریخ ابن اثیر میں درج ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ایک صحابی حضرت حنظلۃ الکاتبؓ نے حضرت عثمانؓ کی خلافت کے خلاف ہونے والے منصوبوں کو دیکھ کر فرمایا :-

عجبتُ لما يخوض النّاس فيه
يرومون الخلافة ان تزولا
ولو زالت لزال الخير عنهم
ولاقوا بعدها ذلّاً ذليلا
وكانوا كاليهود وكالنصاریٰ
سواءً كلّهم ضلّوا السّبيلا
(تاریخ ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۸۶)

یعنی مجھے ان لوگوں کی باتیں سُن کر حیرانی ہوتی ہے کہ جو کہتے ہیں کہ خلافت ختم ہو جائے حقیقت یہ ہے کہ اگر نظامِ خلافت زائل ہوا تو یہ لوگ ہر قسم کی خیر و برکت سے محروم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد بُری طرح قعرِ ذلّت میں گر جائیں گے اور پھر یہود و نصاریٰ کی طرح منتشر ہو جائیں گے اور گمراہ ہونے کی صورت میں یہ سب کے سب یعنی مسلمان، عیسائی اور یہودی برابر ہو جائیں گے۔

چنانچہ یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ جب سے مسلمانوں میں نظامِ خلافت کا خاتمہ ہوا، ہر طرح سے انہیں محرومی ہی محرومی نصیب ہوتی رہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمان بھی یہود و نصاریٰ کی طرح فرقہ در فرقہ ہو کر تشتّت و انتشار کا شکار ہو گئے — مسلمانوں کو اس پستی اور انحطاط سے نکالنے کے لئے رہنمائے دین اور اکابرین اُمّت کہلانے والوں کی طرف سے پیش کی گئی تمام تجاویز اور تدابیر بے سُود اور ناکام و نامراد ہو کر رہ گئیں۔ اور بار بار کے تجربات کی ناکامی دیکھ کر بالآخر اُنہیں یہ تسلیم کرنا پڑا کہ :-

" صرف خلافت ہی ایک ایسا منصب تھا جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک نصب العین مقرر کر کے اُن کی تنظیمی قوّت کو محفوظ رکھتا ہے۔ "
(اہلِ سنّت والجماعت لاہور کا آرگن جاردجہد دسمبر ۱۹۶۰ء)

مجدّدیت اور خلافت علیٰ منہاج نبوّت

حضرت مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلّم کی ایک حدیث سے یہ بات عیاں ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے دو دَور ہیں۔ اوّل حضرت رسول کریم صلعم کی رسالت و نبوت کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ قائم ہوئی۔ خلافت راشدہ کا یہ پہلا دَور پیشگوئیوں کے مطابق کہ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً (مشکوٰۃ ص۴۶۳) تیس سال کے بعد ختم ہوا اس کے بعد خلافت کے دوسرے دَور کا آغاز زمانۂ فیج اعوج کے بعد امام آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔ مذکورہ دونوں ادوار کے درمیان خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی اصلاح اور دین اسلام کی تجدید کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدّدین کے سلسلہ کو جاری فرمایا۔

گویا کہ اسلام کے ایک زندہ اور تاقیامت قائم رہنے والے آخری مذہب ہونے کی سب سے اہم اور بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے وصال کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت کا آغاز ہوا۔ اور اس دور کے خاتمہ پر خدا تعالیٰ نے سلسلہ مجدّدین کا نظام قائم فرمایا۔ اس کے آخر میں مجدّدِ اعظم کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا دوبارہ اجراء فرمایا۔

خلافت ایک دائمی عہد

خلافت خدا تعالےٰ کا ایک دائمی عہد ہے۔ اور وہ اپنے وعدہ کا ایفاء اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (آیۃ استخلاف۔ سورۃ النّور) کی مصداق جماعت کے ساتھ کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت میں خدا تعالیٰ نے خلافت علیٰ منہاج نبوّت کے سلسلہ کو جاری فرما کر اپنے وعدہ کا ایفاء فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ اور واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کا شاندار اور روشن مستقبل اسی خلافت حقّہ اسلامیہ کے ساتھ وابستہ ہے اور دُنیا کی کوئی آندھی یا طوفان اس خلافت کو متزلزل نہیں کر سکتا اور خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ ایک ایسا کونے کا پتھر ثابت ہوا کہ جس پر یہ گرے گا یا جو اس پر گرے گا وہ چکنا چور ہو جاتا ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے اس جلیل القدر رُوحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم فرمودہ اس خلافت راشدہ کے تاقیامت جاری رہنے اور دائمی ہونے کے بارے میں قرآن مجید میں اشارۃ النص کے طور پر خدا تعالےٰ فرماتا ہے :-

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
(بقرہ)

اس آیت کریمہ کے ظاہری معنے یہ ہیں کہ تم کس طرح خدا تعالیٰ (کے وجود اور اس کے قول) کا انکار کر سکتے ہو جبکہ (تم اپنی ماؤں کی رحموں میں) ایک بے جان گوشت کا ٹکڑا تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے تمہیں زندہ کیا (اور زمین پر بھیج دیا) پھر خدا تعالےٰ تمہیں وفات دے گا۔ پھر موت کے بعد تمہیں زندہ کرے گا۔ پھر اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اس آیت کریمہ کے باطنی معنے یہ ہیں کہ :- تم خدا تعالےٰ کا کس طرح انکار کر سکتے ہو جبکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت سے قبل تم رُوحانی لحاظ سے بالکل مُردہ، بے جان اور لاشے محض تھے۔ آپؐ کی آمد کے بعد تم رُوحانی لحاظ سے زندہ ہو گئے نہ صرف یہ بلکہ با اخلاق، باخدا انسان بن گئے۔ پھر اس کے بعد تم میں ایک ایسا دَور آنے والا ہے جبکہ پھر تم پر رُوحانی لحاظ سے مُردنی چھا جائیگی اور ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

کے مصداق ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد ایک اور دور تم میں ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ کا آئے گا اور از سرِ نَو تم رُوحانی لحاظ سے زندہ کئے جاؤ گے اور یہ کیفیت ہمیشہ اور دائمی طور پر جاری رہے گی) اس کے بعد خدا تعالیٰ نے کسی اَور دَور کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ فرما کر قیامت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

گویا اس آیت کریمہ میں چار ادوار کا ذکر کیا گیا ہے ① حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی آمد سے قبل روحانی لحاظ سے پژمُردگی کا دور۔ ② حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی آمد کے بعد رُوحانی لحاظ سے زندہ کئے جانے کا دَور۔ ③ حضور صلعم کے مبارک دور کے بعد فیج اعوج کے زمانہ میں مسلمانوں میں رُوحانی مُردہ پن کا دَور ④ آخر میں مسیح محمّدی کے ذریعہ از سرِ نو احیاءِ اسلام اور اقامت شریعت محمدی کا دَور اس چوتھے دور کے بعد خدا تعالیٰ نے کسی اور دَور کا ذکر نہیں فرمایا۔ بلکہ رجوع الی اللہ بیان فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دورِ خلافت علیٰ منہاج نبوّت تاقیامت جاری رہے گا۔

حضرت رسولِ کریم صلعم کا ارشاد

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے بھی حضرت امام آخر الزّمان مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا ذکر فرمانے کے بعد، راوی کہتے ہیں کہ ثُمَّ سَكَتَ آپؐ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس خلافت راشدہ (علیٰ منہاج نبوت) کے بعد کوئی اور دَور نہیں ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب الوصیّت میں اپنے دورِ نبوّت کو قدرتِ اولیٰ اور مَا كَانَتِ النُّبُوَّةُ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ کے مطابق اس کے بعد آنے والی خلافت کو قُدرتِ ثانیہ قرار دیتے ہوئے فرمایا

" تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ (خلافت والی قدرتِ ثانیہ) دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع

ہیں ہوگا۔" (الوصیت)

حضرت مصلح موعود رضؓ کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قائم شدہ خلافت کے دائمی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

" جیسے موسیٰؑ کے بعد ان کی خلافت عارضی رہی۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ کے بعد ان کی خلافت کسی نہ کسی شکل میں ہزاروں سال تک قائم رہی۔ اسی طرح گو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت محمدیہ تواتر کے رنگ میں عارضی رہی لیکن مسیح محمدی کی خلافت مسیح موسوی کی طرح ایک غیر معیّن عرصہ تک چلتی چلی جائے گی۔ "

(الفضل ۳ر اپریل ۱۹۵۲ء)

خدا تعالیٰ کے قائم فرمودہ اس نظام خلافت کی موجودگی میں اب کسی نئے مجدّد کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :۔

" خلیفہ تو خود مجدّد سے بڑا ہوتا ہے۔ اور اس کا کام ہی احکام شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے۔ پھر اس کی موجودگی میں مجدّد کس طرح آ سکتا ہے؟ مجدّد تو اسی وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔ "

(الفضل ۸ر اپریل ۱۹۴۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد اتنا واضح اور بیّن ہے کہ کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

" تجدید دین اور احیاء دین کی غرض سے جو مجدّدین آتے تھے اُن میں سے ہر مجدّد کا زمانہ اور علاقہ بھی محدود ہوتا تھا۔ ہر مجدّد کی اصلاح کا زمانہ صرف ایک صدی تک ممتد ہوتا تھا وہ بھی محدود ہوتا تھا...... جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے سے دی ہوئی بشارت کے بموجب سلسلہ مجدّدین کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ظہور ہوا تو جیسا کہ آپؑ نے خود دعویٰ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صرف ایک صدی کا مجدّد بنا کر نہیں بھیجا بلکہ آپ کو عمر دنیا کے آخری ہزار سال کے لئے مجدّد ٹھہرایا اس لئے آپؑ امتِ محمدیہ میں امام آخرالزمان کی حیثیت سے مبعوث ہوئے یہی وجہ ہے کہ آپ کے ذریعہ ہونیوالی تجدید واحیاءِ دین کا سلسلہ صرف ایک صدی تک محدود نہیں ہے بلکہ پورے ایک ہزار سال پر پھیلا ہوا ہے۔ اور یہ ہزار سال بنی نوع انسان کی زندگی کے آخری ہزار سال ہیں....... جو خدمت آپ کے سپرد ہوئی اس کا زمانہ عمر دنیا کے آخری ہزار سال تک ممتد ہے"۔

(بدر مجریہ ۲۱ر جولائی ۱۹۷۷ء)

غرضیکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم فرمودہ خلافت حقّہ اسلامیہ کا زمانہ دنیا کے آخری ہزار سال تک یعنی قیامت تک ممتد ہے اور مسلمانوں کی زندگی اور ترقی کا دارومدار صرف اور صرف خلافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

" جو شخص وقت کے امام کو پہچانتا نہیں اور اس سے روگردانی کرتا ہے تو وہ اللہ کے حکم سے روگردانی کرنیوالا ہے۔ پس اے میرے عزیز بھائیو! جو مقامات قرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفۂ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ کیونکہ اگر یہ دامن چھوٹا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوٹ جائیگا...... اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے، جس خلافتِ راشدہ کے وقت میں جتنے زیادہ خلفاء اس دوسرے سلسلہ کے ہونگے یعنی سلسلہ خلافت ائمہ کے جو مضبوطی کے ساتھ اس کے دامن کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور جن کے سینہ میں وہی دل جو خلیفۂ وقت کے سینہ میں دھڑک رہا ہے، دھڑک رہا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ ان کو طاقت بخشتی رہے گی، آپؐ کے روحانی فیوض سے وہ حصہ لیتے رہیں گے اتنا ہی زیادہ اسلام ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اس کے فضلوں کو انسان حاصل کرتا چلا جائے گا۔ لیکن جو شخص خلافت راشدہ کے دامن کو چھوڑتا اور خلافتِ راشدہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس شخص پر خدا تعالیٰ اپنی حقارت کی نظر ڈالتا ہے اور وہ اس کے غضب اور قہر کے نیچے آجاتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ ہم میں استثنائی طور پر بھی کوئی ایسا بدقسمت پیدا نہ ہو۔"

[الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۸ء]

نتیجہ امتحان دینی نصاب سال ۱۳۵۶ہش / ۱۹۷۷ء کتاب "فتح اسلام"

(۲)

کتاب فتح اسلام کے امتحان منعقدہ اگست ۱۹۷۷ء میں کامیاب ہونیوالے احباب کے اسماء کی دوسری قسط شائع کی جارہی ہے، اللہ تعالےٰ کامیاب ہونیوالے احباب کو یہ کامیابی مبارک کرے ــــ اوّل۔ دوم اور سوم آنے والوں کے اسماء بعد میں شائع کئے جائیں گے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

نمبر شمار	اسماء	حاصل کردہ نمبر
	جماعت احمدیہ آسنور (کشمیر)	
۱	مکرم عبدالحکیم صاحب وانی ٹیچر	۷۲/۱۰۰
۲	" ماسٹر عبدالرحیم صاحب شمس	۷۲
۳	" فرید احمد صاحب ڈار	۵۰
۴	" بشارت احمد صاحب ڈار	۵۵
۵	" الطاف حسین صاحب نائک	۶۹
	شاہجہان پور :۔	
۱	مکرم عبدالمالک صاحب	۵۰
۲	مکرمہ امۃ الحی تحسین صاحبہ	۶۷
۳	" مبشرہ پروین صاحبہ	۵۱
۴	" امۃ القیوم پرویز صاحبہ	۶۳
۵	مکرم محمد عقیل صاحب	۶۲
۶	" محمد زاہد صاحب قریشی	۵۳
	شموگہ :ــــ	
۱	مکرم مبارک احمد صاحب	۴۱
	حیدرآباد :ــــ	
۱	مکرم محمد عظیم الدین صاحب	۴۸
۲	" سید مبشر احمد صاحب	۵۰
۳	مکرمہ شاکرہ فرحت صاحبہ جنڈہ لوری	۳۶
۴	مکرم محمد عبدالقیوم صاحب	۵۰
۵	مکرم رشید الدین صاحب	۵۴
۶	" منظور احمد صاحب	۳۵
۷	" شیخ ظفر احمد صاحب	۳۴
۸	" احمد عبدالستار صاحب	۵۰
۹	" بشیر احمد صاحب	۴۵
۱۰	مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ	۳۷
۱۱	مکرم محمد صادق صاحب	۳۴
۱۲	" یوسف حسین صاحب	۵۰
۱۳	" احمد عبدالحمید صاحب	۶۳
۱۴	" وقار احمد صاحب	۵۰
	سکندرآباد :ــــ	
۱	مکرمہ فرحت جہاں صاحبہ	۳۳
۲	مکرم منصور احمد صاحب مقبول	۵۰
۳	" محمود احمد صاحب کلیم	۳۸
۴	" یوسف احمد الہ دین صاحب	۴۰
۵	" شیخ مسعود احمد صاحب انیس	۴۶
۶	مکرمہ فرخ دردانہ صاحبہ	۶۰
۷	" اختر سلطانہ صاحبہ	۴۰
۸	مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب	۴۶
۹	مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ کوثر	۴۵
۱۰	مکرم مہر دین صاحب	۳۵
۱۱	" محمد احمد صاحب	۵۰
۱۲	مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	۶۰
۱۳	" مقصود احمد صاحب	۳۸
۱۴	" محمد نذیر الدین خانصاحب	۶۴
	سورو (اڑیسہ) :ــــ	
۱	مکرم مظفر احمد خانصاحب	۴۰
۲	" سید نعیم احمد صاحب	۵۱
۳	" عبدالاحد خانصاحب بابر	۴۷
۴	مکرمہ رابعہ بصری صاحبہ	۴۵
۵	" رفیعہ بشریٰ صاحبہ	۵۶
۶	مکرم شیخ واعظ الدین صاحب	۶۰
۷	" شیخ مختار حسین صاحب	۵۶
۸	" شیخ شمیم احمد صاحب	۳۳
	کرڈاپلی (اڑیسہ) :ــــ	
۱	مکرم محمد صدیق صاحب	۵۶
۲	" شیخ عبدالشکور صاحب	۳۶
۳	" شیخ حکیم صاحب	۳۵
۴	" انوار خانصاحب	۴۰
	کٹک (اڑیسہ) :ــــ	
۱	مکرم شیخ مبشر احمد صاحب	۴۰
۲	" دلبر خانصاحب	۵۰
۳	" شیخ صادق علی صاحب	۵۰
۴	" عبدالرحیم صاحب	۵۵
۵	" روشن احمد خانصاحب	۵۵
۶	" خالد احمد صاحب	۵۵
۷	" عبدالباسط خانصاحب	۵۷
	یادگیر :ــــ	
۱	مکرمہ عذرا فضل صاحبہ	۴۲
۲	" انور طاہرہ صاحبہ	۴۱
۳	مکرم رحمت اللہ صاحب جینا	۴۲
۴	" فیض احمد صاحب گڈے	۴۵
۵	" محمود احمد صاحب غوری	۴۷
۶	" ناصر احمد صاحب شحنہ	۵۶
۷	" عبدالباسط صاحب شحنہ	۵۶
۸	" جمیل احمد صاحب گلبرگی	۵۰
۹	" مظفر احمد صاحب تیرگھر	۳۵
۱۰	" محمد ذکریا صاحب آنو	۶۴
۱۱	" حامد غوری صاحب	۵۴
۱۲	" فضل الرحمٰن صاحب ہودڑی	۵۰
۱۳	" فضل الحق صاحب ہودڑی	۴۵
۱۴	" محمد خواجہ صاحب غوری	۳۹
۱۵	مکرمہ بشریٰ سعید سولیجہ	۵۱
۱۶	" امۃ الباسط نعیمہ صاحبہ	۶۳
۱۷	" امۃ المتین فرزانہ صاحبہ	۶۰
۱۸	" عائشہ صدیقہ صاحبہ	۵۲
۱۹	" سراج النساء صاحبہ شحنہ	۶۰

(باقی)

فی زمانہ دعوتِ اسلامی کیلئے معجزاتی تائید کا واقعاتی ظہور ـــ!!

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

جس میں موصوف اس واضح حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

" ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا۔ لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی ہے۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا اُن میں سے اکثر تقویٰ۔ تعلق باللہ۔ دیانت۔ خلوص۔ علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے .... لیکن اس کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے " (المنبر ۲۳ ۳/۵۶)

اگرچہ مندرجہ حوالہ میں ایڈیٹر المنبر نے اپنے بہت سے اکابر علماء کے اسماء بھی لکھے ہیں۔ مگر ہم نے اختصار کے پیشِ نظر اس حصّہ کو عمداً چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ ہمارا اصل مقصد اس وقت مخالفین کا وہ اعتراف پیش کرنا ہے جو انہیں احمدیت کی سر توڑ مخالفت کے باوجود ناکامی اُٹھانے کے بعد کرنا پڑا اور یہی بات نہایت درجہ متانت اور سنجیدگی سے غور کئے جانے کے قابل ہے کہ ایسی شدید مخالفتوں کی آگ میں سے ہو کر کامیابی اور کامرانی کی طرف بڑھتے چلے جانا کسی انسان کے اپنے بس کی بات نہیں۔ جب تک قادر و توانا خدا کی معجزانہ تائید اور نصرت ہر قدم پر اپنے خاص بندے اور خاص جماعت کے شاملِ حال نہ ہو۔ پس ایسی تازہ بتازہ معجزاتی تائیدات کو دیکھ کر کوئی بھی خردمند اس بات کو باور کرنے کے لئے تیار نہیں کہ دعوتِ اسلامی کے لئے معجزاتی تائید کا وعدہ الٰہی باقی نہیں رہا ہے۔ جس شخص کو خدا تعالیٰ نے بصیرت کی آنکھ عطا فرمائی ہے وہ دیکھ سکتا ہے کہ کوئی ایک بار ایسی معجزاتی تائید کا ظہور نہیں ہوا بلکہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے ایسے جلوے ہزاروں بار ظاہر ہوئے اور برابر ظاہر ہوتے جا رہے ہیں۔ منجملہ ایسے اعجازی نشانات کے احمدیت کے بیشمار دشمنوں کی ہلاکت اور تباہی بھی ہے کہ ان میں سے ہر ایک ہی دعوتِ اسلامی کے حق میں ایک بڑا نشان قرار پاتا ہے۔

(۳) تیسرے نمبر پر اس وقت ہم خدا تعالیٰ کی اُس عظیم الشان معجزاتی تائید کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جس کا کھُلا کھُلا مشاہدہ سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۲ء میں کیا گیا۔ یعنی طاعون کی ہلاکت خیز وبا کے دنوں میں احمدیوں کا بالعموم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اپنے گھر میں فردِکش جمیع افراد کا بالخصوص مرضِ طاعون سے بکلّی محفوظ و مصئون رہنا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ۲۶ر فروری ۱۸۹۸ء کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر بذریعہ اشتہار اس امر کی اطلاع دی کہ ہمارے مُلک کے مختلف مقامات پر طاعون کا مرض وبائی رنگ میں پھیلنے والا ہے۔ ساتھ ہی واضح کیا کہ توبہ اور استغفار سے کام لینے والے اس سے بچائے جائیں گے۔ چنانچہ مارچ ۱۹۰۱ء میں جب اندرونِ مُلک میں کہیں کہیں موتیں ہونا شروع ہو گئیں تو حضورؑ نے لوگوں کو تمسخر اور استہزاء اور بے راہ روی سے باز رہنے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین کی۔ مگر افسوس کہ لوگوں نے اس انتباہ سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خدائے ذوالجلال کا غضب زمین پر بھڑکا۔ اور سنہ ۱۹۰۲ء میں اس قدر طاعون نے زور پکڑا کہ لوگ کتّوں کی طرح دیوانہ وار مرنے لگے۔ اس زمانہ میں حضورؑ کو ایک الہام یہ بھی ہوا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ جس کا مطلب یہ تھا کہ حضرت اقدس کا گھر بہرحال طاعون سے کلیۃً محفوظ رہے گا۔ مورخہ ۵ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضورؑ نے ایک کتاب "کشتی نوح" لکھی جس میں حضور نے اس معجزانہ تائیدِ الٰہی کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا :-

" خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہو گا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچّے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اور ان دنوں میں خدا کا یہ نشان ہو گا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ لیکن جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں۔ اس کے لئے دلگیر مت ہو۔ یہ حکمِ الٰہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں ...... اس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا کہ عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی جس سے لوگ کتّوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں۔ " (کشتی نوح صفحہ ۵، ۶ مطبوعہ ۵ر اکتوبر ۱۹۰۲ء)

یہ بھی اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی اپنے مامور اور مسیح موعود و مہدی معہود کی تائید میں معجزانہ تائید جسے لکھوکھا لوگوں نے کچھ اس طرح مشاہدہ کیا کہ :-

(۱) حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا اپنا گھر " الدّار " اور اس کے مکین سب کے سب طاعون کے حملہ سے بکلّی محفوظ و مصئون رہے حتیٰ کہ اس گھر میں ایک چوہا تک بھی نہ مرا۔

(۲) قادیان میں اگرچہ حضورؑ کے معاندین و مخالفین طاعون کا نشانہ بنے لیکن بمقابلہ دیگر مقامات کے قادیان اس وبا کی شدّت سے بچا رہا۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کی حفاظت کا ایسا زبردست کھُلا نشان دکھایا کہ باوجود ٹیکا نہ کرانے کے ہزارہا کی جماعت میں سے شاذ و نادر کے طور پر ہی کوئی کیس جماعت میں ہوا۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک کھُلا کھُلا معجزہ تھا جو اُس وقت لاکھوں لوگوں نے مشاہدہ کیا۔ اور اس کا اس قدر زبردست اثر بھی ہوا کہ گاؤں کے گاؤں احمدی ہو گئے۔ اس زمانہ میں احمدیت کی اس قدر ترقی ہوئی کہ بعض اوقات کئی کئی سو افراد کی طرف سے روزانہ بیعت کے خطوط آتے رہے !!

اس کے ساتھ ایک اَور عظیم نشانِ الٰہی اس طور پر بھی دُنیا نے مشاہدہ کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام نے انہی دنوں میں اپنے مخالف علماء کے نام لکھ کر ان کو چیلنج دیا کہ :-

" ان سب کو چاہیئے کہ ایسے موقعہ سے اپنے الہاموں اور اپنے ایمان کی عزّت رکھ لیں اور اپنے اپنے مقام کی نسبت اشتہار دے دیں کہ وہ طاعون سے بچایا جائے گا اس میں مخلوق کی سراسر بھلائی اور گورنمنٹ کی خیر خواہی ہے۔ اور ان لوگوں کی عظمت ثابت ہو گی۔ اور ولی سمجھے جائیں گے۔ ورنہ وہ اپنے کاذب اور مفتری ہونے پر مُہر لگا دیں گے۔ "

(دافع البلاء صفحہ ۳۵ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ اس میدانِ مقابلہ میں قدم رکھتا۔ پس یہ ہے اس زمانہ میں اسلام کے بطلِ جلیل کی دعوتِ اسلامی کے حق میں خدا تعالیٰ کی معجزانہ تائید کے زندہ اور تازہ بہ تازہ نشانات کا کچھ نمونہ ـــ!!

ان کے علاوہ بہت سے علمی معجزات سے بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کو نوازا گیا جن کی تفصیل بھی نہایت درجہ ایمان افروز ہے۔ لیکن ہم کمی گنجائش اور طوالت سے بچنے کے لئے فی الوقت اسی قدر بیان پر اکتفا کرتے ہیں۔ پھر کبھی موقع ملا تو ان کا بھی ذکر کیا جائے گا۔ بایں ہمہ جو کچھ بیان ہُوا خردمندوں کے لئے یہی بہت ہے۔ و نعم ما قال المسیح الموعود ؎

صاف دِل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

فتدبروا یا اُولی الالباب لعلکم تفلحون۞

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/ 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیڈسول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!
آٹوونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004.
فون نمبر :- 76360.

قادیان میں شرومنی اکالی دل کے سینئر وائس پریذیڈنٹ سردار اُجاگر سنگھ صاحب سیکھواں ایم ایل اے کا استقبال اور جلسہ

جماعت احمدیہ کی طرف سے اس میں شرکت

سردار اُجاگر سنگھ صاحب سیکھواں ایم ایل اے حلقہ کاہنواں جو حال ہی میں شرومنی اکالی دل کی تنظیم کے سینئر وائس پردھان نامزد ہوئے ہیں اس عہدہ کے ملنے کے بعد پہلی دفعہ کل مورخہ ۲۳ کو قادیان آئے تمام اہلِ قادیان کی طرف سے اُن کا شایانِ شان طریق پر استقبال کرنے اور اس عہدہ کی مبارکباد دینے کا پروگرام بنایا گیا۔ اور جماعتِ احمدیہ سے بھی اس میں شمولیت کی درخواست کی گئی۔

پروگرام کے مطابق نہر کے پاس کاروں اور سکوٹروں کے ایک قافلہ نے اُن کو خوش آمدید کہنا تھا۔ اور وہاں سے ایک جلوس کی شکل میں میونسپل کمیٹی آنا تھا۔ جہاں اُن کے اعزاز میں ایک استقبالیہ جلسہ منعقد کیا جارہا تھا۔

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ اور مکرم فضل الٰہی خاں صاحب اور مکرم مولوی برکت علی صاحب نائب ناظر امورِ عامہ اور مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر جائیداد، شہر کے دوسرے سرکردہ افراد کے ساتھ نہر پر اُن کے استقبال میں شریک ہوئے۔ جب جماعت کے نمائندگان کا اُن سے تعارف کرایا گیا تو انہوں نے نہایت تپاک سے شکریہ ادا کیا۔

میونسپل کمیٹی میں جماعت کی طرف سے استقبال کرنے کی غرض سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی کی قیادت میں احبابِ جماعت نے ان کا استقبال کیا اور ہار پہنائے۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس میں جنتا پارٹی کی طرف سے مکرم رام پرکاش صاحب پربھاکر نے ان کو اس عہدہ کے ملنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ نے جتھیدار صاحب کو اُن کے نئے عہدہ پر مبارکباد دی اور قادیان تشریف آوری پر جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اور اُن کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے اور اس کا سب سے بڑا قیمتی تحفہ مذہبی لٹریچر ہے۔ جتھیدار صاحب نے اس موقعہ پر کھڑے ہوکر نہایت تعظیم سے لٹریچر کو قبول کیا۔ اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم مولانا امینی صاحب نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ تمام مذاہب کے رشیوں، مُنیوں اور مہاپرشوں کی عزت واحترام کرتی ہے۔ اور ہم حضرت بابا نانک جی کو بھی خدا رسیدہ بزرگ سمجھتے ہوئے ان کی عزت کرتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ہم کو یہی تعلیم دی ہے۔ ہماری جماعت امن پسندانہ اور صلح کل تعلیم و عقائد کی حامل ہے۔ قادیان جماعت احمدیہ کا ایک مقدس مرکز ہے۔ اور تمام دُنیا میں پھیلے ہوئے احمدی اس مقامِ پاک سے اپنی دلی عقیدت رکھتے ہیں اور قادیان کے لئے اسی قسم کے جذبات رکھتے ہیں جس طرح سکھ صاحبان ننکانہ صاحب یا امرتسر کے لئے خاص عزت واحترام کا جذبہ رکھتے ہیں۔ نیز انہوں نے یقین دلایا کہ جماعتِ احمدیہ دیش کی سیوا۔ خدمتِ خلق۔ اور قومی اتحاد اور یک جہتی کے ہر پروگرام میں اپنا تعاون پہلے بھی پیش کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔ اسی طرح اور بعض احباب نے خوش آمدید اور مبارک باد دیتے ہوئے اپنی بعض مشکلات کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ ان کو حل کیا جائے۔

آخر پر جتھیدار سردار اُجاگر سنگھ صاحب سیکھواں نے اپنی تقریر کے شروع میں جماعتِ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اس جماعت کو پارٹیشن سے پہلے بہت قریب سے جانتا ہوں۔ یہ ایک مذہبی جماعت ہے ان کے متعلق ہم لوگ بحثیں کیا کرتے تھے کہ گورو نانک جی مہاراج کو احمدی زیادہ مانتے ہیں یا ہم سکھ لوگ، یہ اُن کی تعلیم پر زیادہ عمل کرتے ہیں یا ہم۔ یہ جماعت باعمل اور قربانی کرنے والی جماعت ہے۔ ان کا یہ سنہرا اصول ہے کہ حکومتِ وقت کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں۔ پاکستان میں اس جماعت کے خلاف ایک طوفان اُٹھا ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ ان کی جائیدادیں لوٹی گئیں۔ اُن کا خون بہایا گیا۔ ان کا خون یقیناً رنگ لائے گا جو قوم قربانی کرنے والی ہو وہ ایک دن کامیابی کا مُنہ دیکھے گی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جنتا حکومت کی پالیسی کے متعلق بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس تقریب میں ہمارے علاقہ کے ایم۔ ایل۔ اے سردار جھندا سنگھ صاحب سروپ والیہ نے بھی نمایاں حصّہ لیا۔ اور جتھیدار صاحب کی خدمت میں سروپا پیش کیا۔ اور تمام علاقہ کی طرف سے مبارکباد پیش کی۔ امرتسر سے گیانی اجمیر سنگھ صاحب سیکرٹری شرومنی اکالی دل بھی اس اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی حسبِ موقعہ پُرجوش تقریر کی۔ اور جتھیدار صاحب کو خوش آمدید کہا اور اس توقع کا اظہار کیا کہ وہ پارٹی کی تنظیم کے ذمہ دار عہدہ پر بہترین خدمات سرانجام دیں گے۔ آخر پر سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ نے قادیان کی جنتا کی طرف سے اُن کی خدمت میں ایک تلوار اور مبلغ پندرہ سو روپے کی تھیلی پیش کی۔

یہ جلسہ تقریباً ساڑھے سات بجے شام کو ختم ہوا۔

(ناظر امورِ عامہ قادیان)

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

منعقدہ ۵، ۶ نومبر ۷۷ء بروز ہفتہ و اتوار بمقام سری نگر

جملہ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد مندرجہ تاریخوں پر سری نگر میں ہوگا۔ کانفرنس کے لئے صوبائی نمائندگان نے مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا ہے۔ احباب اُن کے ساتھ تعاون کریں۔ واضح رہے کہ اس موقعہ پر نئی مسجد کا افتتاح بھی ہوگا۔

اللہ تعالےٰ سب احباب کے ساتھ ہو۔

خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ سری نگر

خلاصہ خطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ اوّل

وہ ازلی ابدی ہے۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس پر کبھی موت یا فنا طاری نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کے لئے ادنیٰ درجہ کا تعطلِ حواس بھی ممکن نہیں ہے۔ اس کی ذات غیر محدود ہے۔ گو اس کا نور کائنات کے ہر حصّہ میں ہر وقت موجود ہے۔ اور انسان کے اندر بھی وہ اپنے نور کے ساتھ موجود ہے لیکن اس کے باوجود وہ وراء الوریٰ ہے بہت مخفی اور غیب الغیب بھی ہے۔ اور مخلوق کے ساتھ شدید اور گہرا تعلق رکھنے کے باوجود وہ مخلوق کے ساتھ مخلوط نہیں ہے مگر چونکہ انسان کو خدا کی معرفت کے حصول کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے یہ معرفت اس کے کلام کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے اور اس کا مکالمہ مخاطبہ آسمانی نشانات کی زندہ تجلیات کا موجب بنتا ہے اور اس طرح خدا اور بندے کے درمیانی فاصلے مٹ جاتے ہیں۔

حضور نے بتایا صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق ہر لحاظ سے کامل اور مکمل تعلیم پیش کرتا ہے۔ اور ہمارا یہ چیلنج ہے کہ دُنیا کا کوئی اور مذہب اس بارہ میں اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

آخر میں حضور نے بتایا کہ اسلام کی اس مکمل تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں اور اس کی عظمت و جلال کو محسوس کرتے ہوئے ہر آن لرزاں و ترساں رہتے ہوئے اپنی زندگی کے دن گذاریں اور اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے وہ پُورا ہو اور ہم اس کے بے حد و شمار فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں۔

(الفضل ۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

درخواستِ دُعا

مکرم سیّد مذکر الدین صاحب بی اے سونگھڑہ نے تار کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ اُن کے والد صاحب شدید بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت ان کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)